سوال

میں مصیبت اور مشکل میں پھنسی ہوئی ہوں، برائے مہربانی میرا ساتھ دیں، میرے لیے ایک ایسے شخص کا رشتہ آیا جو بااخلاق اور دین والا ہے، اور اس کی مالی حالت بھی اچھی ہے، صراحت سے کہتی ہوں کہ میں اس سے محبت بھی کرتی ہوں !! لیکن میرے والد صاحب مطمئن کرنے والے اسباب کے بغیر اس نوجوان سے میری شادی کرنے سے انکار کر رہے ہیں, ان کا کہنا ہے کہ جس ملک سے اس نوجوان کا تعلق ہے وہ اس ملک کو پسند نہیں کرتے میں نے استخارہ بھی کیا ہے، اور مجھے معلوم نہیں ہو رہا کہ میں کیا کروں، برائے مہربانی مجھے معلومات فراہم کریں اللہ آپ کو اجر ثواب دے ؟ !!

جواب

الحمد للہ

عزیز سائلہ آپ پر کوئی حرج نہیں، دین کی مصیبت کے علاوہ باقی سب مصائب اور پریشانی آسان ہے، اس لیے اللہ سے دعا ہے کہ اے اللہ ہمارے دین میں کوئی مصیبت پیدا نہ کرنا

یقینا مسلمان شخص کو علم ہے کہ یہ دنیا ایک آزمائش اور امتحان کا گھر ہے، اور جب بھی اسے کوئی مصیبت اور پریشانی آئے تو وہ اسے صبر و تحمل کے ساتھ اللہ کی قضاء اور قدر پر راضی ہوتے ہوئے قبول کرے؛ تو یہ مصیبت اور پریشانی اس کے حق میں اللہ رب العالمین کی جانب سے ہبہ اور عطیہ و تحفہ بن جاتی ہے جس سے اس کے درجات میں اضافہ اور غلطیوں اور کوتاہیوں اور گناہوں میں کمی واقع ہوتی ہے

امام احمد اور امام ابو داود رحمہ اللہ نے ابو خالد السلمی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کیا ہے کہ :

" وہ اپنے (مسلمان) بھائیوں میں سے کسی شخص کی ملاقات اور زیارت کے لیے نکلے تو انہیں اس کی بیماری کا علم ہوا (یعنی پتہ چلا کہ وہ بیمار ہے) وہ بیان کرتے ہیں کہ ابو خالد اس کے پاس گئے اور کہنے لگے : میں آپ کی ملاقات اور عیادت کے لیے اور آپ کو خوشخبری دینے آیا ہوں !!

تو اس شخص نے عرض کیا : یہ سب آپ نے کیسے جمع کر دیا ؟ !!

انہوں نے کہا :

میں جب نکلا تو آپ کی ملاقات اور زیارت کا ارادہ تھا، تو مجھے آپ کی بیماری کا علم ہوا تو یہ عیادت و بیمار پرسی ہوئی، اور میں آپ کو اس چیز کی خوشخبری دیتا ہوں جو میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

" جب اللہ تعالی کے پاس بندے کے لیے کوئی ایسا مقام اور مرتبہ سبقت لے جاتا ہے جس تک وہ بندہ اپنے عمل سے نہیں پہنچ پایا، تو اللہ عزوجل اسے اس کے جسم یا مال یا اولاد میں آزمائش میں ڈال دیتا ہے، پھر اسے صبر کی توفیق سے نوازتا ہے حتی کہ وہ اس مقام اور مرتبہ تک پہنچ جاتا ہے جو اس سے سبق لے گیا تھا "

مسند احمد حدیث نمبر (21833) سنن ابو داود حدیث نمبر (3090) علامہ البانی رحمہ اللہ نے شواہد کے ساتھ اس حدیث کو سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ حدیث نمبر (2599) میں صحیح قرار دیا ہے

ہماری مسلمان بہن آپ یہ علم میں رکھیں کہ جب اللہ عزوجل نے یہ مشروع کیا کہ کوئی بھی عورت اپنا نکاح اور شادی خود نہ کرے، اور اس کے لیے ولی کی شرط لگائی کہ اس کا ولی ہی

اس کی شادی کریگا، تواللہ عزوجل نے اسےاپنے بندوں پر اپنی جانب سے رحمت کرتے ہوئے ہی مشروع کیا،تاکہ ان کی عظیم مصلحتیں محفوظ رہیں جب لوگ اس میں تہاون اور سستی اختیار کریں تو یہ ویسے ہی ضائع ہوجائیں

اور پھر آپ شادیوں کے ان قصوں اور واقعات کے متعلق دریافت کریں جواس طرح ہوئیں اوران کا نتیجہ کیا نکلا، اور کس طرح ان کی زندگی اجیرن بن کر رہ گئی اورنادم ہوئے اور پریشانی کا شکار رہنےلگے، یہ تواس صورت میں ہے جب ان میں معاشرت قائم رہے

اس بنا پر ہمیں کسی ایسے تجربہ کی کوئی ضرورت نہیں کہ اس کو دیکھ کر ہم اپنے پروردگار کی اطاعت وفرمانبرداری کرنے لگیں، یا پھر ہم اپنے دینی اوردنیاوی فوائد اور مصلحت کو پہچانیں، کیونکہ مؤمن کا اللہ کے حکم کے سامنے توکام ہی یہی ہے کہ وہ زبان سے " سمعنا واطعنا " ہم نے سن لیا اوراطاعت کی کے الفاظ نکالے!!

اس لیے ہماری عزیز بہن ہم آپ کو یہی نصیحت کرتے ہیں کہ آپ اپنے معاملہ کو شروع کرکے ختم کرکے ہی دم نہ لیں اور نہ ہے معاملات پر حکم لگانے کے لیے اپنے خیالات کو ترازو بنائیں، اوراپنی مشکل کوایک آنکھ سے مت دیکھیں، بلکہ آپ اپنے رشتہ دار اور قریبی اور گھر والے میں سے کسی ناصح اوراما نتدار سے معاونت لیں جو آپ کو بھی جانتا ہواوراسے بھی جانتا ہو، اورجس سے آپ کے والد محبت کرتا ہو، اورآپ کا والد اس شخص کی بات قبول کرتا ہو، اوراس کی رائے اور سوچ پر بھروسہ بھی ہو

پھر آپ اللہ عزوجل سے استخارہ کریں، اوریہ جان رکھیں کہ جب آپ اپنے پروردگار سے اس کی طرف سچے دل سے رجوع کرتے ہوئے استخارہ کریں گی اوراس کی مدد و توفیق کی محتاجگی ظاہر کرینگی تو اللہ تعالی اپنے مومن بندے کےلیے خیر کے علاوہ کچھ مقدر نہیں کریگا، چاہے آپ جسے پسند کرتی ہیں اس کے مطابق اللہ کا فیصلہ ہویا اس کے مخالف؛ مومن کےلیے سارا معاملہ خیر و بھلائی ہی ہوتا ہے، اس لیے اللہ جو فیصلہ اور مقدر کرے اور جو آپ کے نصیب میں کرے اس پر راضی ہوجائیں

اگر حالت ویسی ہے جو آپ نے ذکر کی ہے کہ وہ شخص دین اوراخلاق کا مالک ہے تو آپ کےلیے حق ہے کہ آپ ایسے افراد سے معاونت حاصل کریں جو آپ کے والد کواس شخص سے شادی کرنے پر راضی کرے جس سے آپ شادی کرنا چاہتی ہیں

اس سے مستفید ہونے کےلیے آپ کو چاہیے کہ آپ اپنے والد کو سوچنے کا موقع دیں، اورآپ اس کے ساتھ اس معاملہ کو بالکل جلد ختم نہ کردیں، دوسرے معنی میں یہ کہ میں آپ کو یہ نصیحت نہیں کرتا کہ آپ ابتدا میں ہی اس شخص سے شادی کرنے پر بہت زیادہ اصرار کرنا شروع کردیں، اورآپ والد کے ساتھ جھگڑا اور شدت اختیار کرنے کی کوشش مت کریں، کیونکہ یہ چیز تشدد اور سختی کا باعث بنے گی

بلکہ آپ والد کے ساتھ اچھے طریقہ سے بات چیت کرنے کی کوشش کریں، اوراس میں سپردگی اورولی کے الفاظ استعمال کریں، مثلا آپ والد کو یہ کہیں : آپ میرے والد ہیں اور میرے ذمہ دار اورولی امر ہیں، آپ میری مصلحت وضرورت کو سمجھتے ہیں امید ہے آپ اس سلسلہ میں دوبارہ سوچیں گے اوراپنی سوچ کو تبدیل کریں گے، اس طرح کے الفاظ اور اسلوب استعمال کریں جو بات چیت کی مجال قائم رکھے، اوراسے ختم نہ کرے، اورآپ والد سے جواب حاصل کرنے میں جلد بازی نہ کریں، کیونکہ جتنا بھی معاملہ لمبا ہوگا اورانتظار کرینگی اتنی ہی جلدی ان شاء اللہ حل بھی قریب آئیگا

پھر اس سب کچھ کے بعد میری رائے تو یہ ہے کہ ان شاء اللہ آپ کے ساتھ ہی صحیح حل ہے، اوروہ بلاشک وشبہ اس سب سے بہتر ہے جواوپر بیان ہوا ہے، میرے خیال میں وہ کبھی خائب وخاسر نہیں ہوگا، وہ یہ کہ اللہ سبحانہ وتعالی سے عاجزی وانکساری کے ساتھ گڑگڑا کر دعا کی جائے، میں صرف دعا ہی نہیں کہتا، بلکہ دعا میں عاجزی وانکساری اورتذلل کے ساتھ رحمت کا دروازہ ضرور کھٹکھٹایا جائے

اوراللہ سبحانہ وتعالی سے خیر وبھلائی اور مشکل سے آسانی اورسعادت طلب کی جائے، جب اللہ آپ کی سچائی اورصدق دعا دیکھے گا تو اللہ سبحانہ وتعالی اپنی جانب سے وہ کچھ عطا فرمائیگا جو آپ پسند کرتی ہیں، اوریہ کیسے نہ ہو کیونکہ وہ اللہ سبحانہ وتعالی تو جواد و کریم ہے

ہماری عزیز بہن : ہم آپ کےلیے پسند نہیں کرتے کہ آپ شعور اور عقلمند ہوتے ہوئے بھی اپنے والد کو ملامت کریں، اورآپ اس کی طرف اس نظر سے دیکھیں کہ اس نے آپ کو

اس شادی سے روک دیا ہے، اوراپنی ولایت آپ پر استعمال کی ہے، ہم یہ پسند نہیں کرتے کہ آپ یہ بھول جائیں کہ ایک اجنبی مرد اور عورت کے درمیان تعلق اس حدتک نہ پہنچ جائیں کہ وہ تعلق قلبی کا درجہ اختیار کرلیں جس میں اللہ کی حدود کو پامال کیا جاتا ہو، اور ان امور کی حفاظت نہ ہو، بلکہ تعلق یہاں تک ہی رہے کہ اللہ کے احکام کی حفاظت ہو اور اس سے تجاوز نہ کیا جائے مثلا :

نہ تو اجنبی مرد سے کلام کی جائے، اور نہ ہی وعدہ وغیرہ اور نہ ہی دیکھنا اور ملاقات وغیرہ

اس لیے آپ ظاہر اور پوشیدہ دونوں حالتوں میں ہی اللہ کا تقوی اختیار کریں، اور آپ دین میں مصیبت سے بچیں کیونکہ دین میں کوئی مصیبت آئے تو یہ مصیبت حقیقی مصیبت ہے، رہا خاوند تو یہ آنے جانے والی چیز ہے، اور مال کمایا بھی جاتا ہے اور ضائع بھی ہوجاتا ہے یعنی یہ بھی آنے جانے والی چیز ہے ..... یہ سب کچھ دین میں مصیبت آنے سے بہت آسان ہے :

جو بھی آپ کی چیز ضائع ہوجائے اس کا عوض موجود ہے لیکن اللہ کے بارہ میں ہے کہ اگر اسے آپ نے ضائع کردیا تو اس کا کوئی عوض نہیں ہے

اس لیے اگر آپ سے اس طرح کی کوئی چیز صادر ہوگئی ہے تو آپ جلد از جلد توبہ کرلیں، ہوسکتا ہے اللہ سبحانہ وتعالی نے اسی وجہ سے آپ کو والد کو یہ رشتہ قبول کرنے سے روک رکھا ہے کہ وہ آپ کی صدق وسچائی اور دین پر التزام کو دیکھ لے

کیا اللہ سبحانہ وتعالی نے اپنی کتاب عزیز میں یہ نہیں فرمایا :

اور جو کوئی بھی اللہ تعالی کا تقوی اختیار کرتا ہے اللہ تعالی اس کے (ہر مشکل سے) نکلنے کے لیے راہ بنا دیتا ہے، اور اسے رزق بھی وہاں سے دیتا ہے جہاں سے اسے گمان بھی نہیں ہوتا اور جو کوئی اللہ پر بھروسہ اور توکل کرتا ہے تو اللہ اسے کافی ہوجاتا ہے، یقینا اللہ تعالی اپنے معاملہ کو پورا کرنے والا ہے، یقینا اللہ تعالی نے ہر چیز کے لیے ایک اندازہ مقرر کر رکھا ہے الطلاق (2-3).

والله اعلم